عراق کے خلاف امریکہ کا غیر منصفانہ رویہ

(اداریہ)

امریکہ اور عراق کے درمیان ایک عرصہ سے مہلک اور کیمیاوی ہتھیاروں کا تنازعہ چلا آ رہا ہے۔ جو اب شدت اختیار کر گیا ہے۔ عراق نے اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیم کو کام کرنے سے روک دیا ہے۔ صدارتی محل کے معائنہ کرانے سے بھی انکار کر دیا ہے اور ساتھ یہ شرط بھی عائد کر دی ہے کہ معائنہ ٹیم میں کوئی امریکی باشندہ شامل نہ ہو تو وہ اہم جگہوں کا معائنہ کرانے کے لئے تیار ہے۔ جبکہ امریکہ کا یہ موقف ہے کہ عراق سلامتی کونسل کی قرار داد کے مطابق عمل کرے اور اقوام متحدہ کی ٹیم کو کام کرنے کی اجازت دے بصورت دیگر عراق کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی اور اس کی اہم جگہوں پر حملہ کیا جائے گا۔ سلامتی کونسل کے مستقل تین نمائندوں جن میں روس، چین اور فرانس نے امریکہ کی حمایت سے انکار کر دیا ہے اور عراق پر حملہ کرنے کی مخالفت کی ہے۔ روس نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر عراق پر حملہ کیا گیا تو اس سے تیسری عالمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ اسی طرح عالم کے اکثر ممالک نے بھی امریکہ پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور اسے تنبیہ کی ہے کہ وہ عراق کے خلاف طاقت استعمال نہ کرے۔ بلکہ سفارتی سطح پر یہ سلسلہ حل کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ خاص طور پر سعودی عرب نے بھی اپنے ہوائی اڈے استعمال کرنے کی اجازت سے انکار کر دیا ہے اور عراق پر حملے کی حمایت نہ کرنے کا مثالی فیصلہ کیا ہے اور عراق سے بھی کہا ہے کہ وہ سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق عمل کرے۔

یہ امریکہ اور برطانیہ کی ہٹ دھرمی ہے کہ وہ یکطرفہ فیصلہ کر رہے ہیں اور طاقت کے نشہ میں عراق پر حملہ کرنے کا پلان بنا رہے ہیں۔ جبکہ دنیا کے اکثر دیگر

ممالک اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

یہ پہلا موقعہ نہیں ہے کہ امریکہ کی دوغلی پالیسی یا منافقانہ رویہ کھل کر سامنے آیا ہے۔ بلکہ اس سے قبل کئی مرتبہ امریکہ یہ رویہ اختیار کر چکا ہے۔ وہ سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرتا ہے اور اپنے مخصوص مفادات کی خاطر سلامتی کونسل کی قرار دادوں پر زبردستی عمل کراتا ہے۔ جبکہ اسرائیل کے خلاف بے شمار قراردادیں پاس ہوئیں لیکن کسی ایک پر عمل در آمد نہ ہوا اور نہ ہی امریکہ بہادر اس کے لئے طاقت استعمال کرتا ہے۔

یہی معاملہ کچھ کشمیر کے بارے میں ہے جس پر امریکہ کی خاموشی اس کے منافقانہ اور دوغلی پالیسیوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اب جبکہ عراق کے خلاف امریکہ اور برطانیہ نے اپنے بحری جنگی بیڑے' خلیج میں پہنچا دیئے ہیں۔ وہ کسی بھی وقت عراق پر حملہ کر سکتا ہے۔ جس سے ایک بڑی تباہی ہو گی۔

ہم امریکہ کے اس غیر منصفانہ رویے کی شدید مذمت کرتے ہیں اور پوری عالمی برادری اور خاص کر عالم اسلام سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ امریکہ سے مکمل بائیکاٹ کریں اور اسکے جارحانہ عزائم کو بے نقاب کریں اور عراق سے بھی استدعا ہے کہ وہ مہلک اور کیمیاوی ہتھیاروں کو تلف کرے اور معائنہ ٹیم کے ساتھ مکمل تعاون کرے۔

بقیہ : مولانا محمد بن یوسف سورتی

اختیار کرلی۔ ۱۹۵۷ء تا ۱۹۶۴ء فیصل آباد اور کراچی کے مذہبی مدارس میں تدریس فرمائی۔ ۱۹۶۴ء میں مدینہ یونیورسٹی میں استاد حدیث مقرر ہوئے۔ ۱۹۸۱ء تک مدینہ یونیورسٹی میں حدیث کا درس دیا ۱۹۸۱ء میں مدینہ منورہ یونیورسٹی سے واپس آگئے اور جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد میں استاد حدیث مقرر ہوئے جامعہ تعلیمات اسلامیہ میں بھی کئی سال تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ آجکل اسلام آباد میں مقیم ہیں۔